سوال

کیا مستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کی جانب سے طلاق کی نیت سے نکاح کرنے کے جواز کا فتوی صادر ہوا ہے جیسا کہ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

بر (91962) کے جواب میں اس فتوی کو بیان کر چکے ہیں اس فتوی پر شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے دستخط نہیں، بلکہ کمیٹی کے سربراہ شیخ عبد العزیز آل شیخ کے دستخط ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ فتوی شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی وفات کے بعد صادر ہوا ہے .

ہ (66) میں آیا ہے .جس میں غلطی سے شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا نام چھپ گیا ہے ؛ لیکن صحیح شیخ عبد العزیز آل شیخ ہے .

م :

ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے یہ فتوی مستقل فتوی کمیٹی کی جانب منسوب کیا ہے :

یخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

نے آپ کے متعلق پڑھا ہے کہ آپ طلاق کے وقت کی تحدید کیے بغیر طلاق کی نیت سے شادی کو جائز قرار دیتے ہیں، اور آپ غریب الدیار نوجوانوں کو اس طرح کی شادی کرنے کی نصیحت کرتے ہیں، کہ ممکن ہے ان کے مابین محبت و مودت پیدا ہو جائے یا پھر اللہ انہیں اولاد سے نوازے تو یہ شادی قائم رہے ،

یخ رحمہ اللہ نے جواب دیا :

یہ فتوی سعودی عرب کی مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی نے میری سربراہی اور شراکت سے جاری کیا ہے .. "

یۃ (235/3).

یخ رحمہ اللہ سے یہ بھی سوال کیا گیا :

میں نے ایک کیسٹ میں آپ کا فتوی سنا ہے کہ غریب الدیاری معین مدت کی نیت رکھتے ہوئے میں شادی کرنی جائز ہے ؛ مثلا دورہ ختم ہونے تک یا پھر جس ملک میں اسے بطور مبعوث بھیجا گیا اس مدت تک کے لیے ... ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا

ں مستقل فتوی کمیٹی سے میری سربراہی میں طلاق کی نیت سے شادی کے جواز کا فتوی صادر ہوا ہے، یعنی یہ اس شخص اور اس کے رب کے مابین ہے کہ جب وہ غریب الدیار ہو اور اس کی نیت ہو کہ اس جب تعلیم ختم ہوگی یا ملازمت ختم ہونے وغیرہ پر اسے طلاق دے دے گا تو جمہور علماء کرام کے ہاں اس م

یۃ (236/3).

رشیخ ابن محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

عبد العزیز اور اسی طرح مستقل فتوی کمیٹی نے بیان کیا ہے کہ : غریب الدیار شخص کے لیے فحاشی میں پڑنے کے خدشہ سے بچنے کے لیے طلاق کی نیت سے شادی کرنا جائز ہے ....

ح (60) سوال نمبر (9).

ی کمیٹی کے طلاق کی نیت سے جواز اور بعد میں ممانعت کے فتوی میں موافقت و تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ : جواز کا فتوی شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کی سربراہی کے وقت تھا، اور یہ "فتاوی اللجنۃ الدائمۃ" کی کتاب میں نشر نہیں ہوا، اور بعد میں طلاق کی نیت سے شادی کی حرمت میں صادر شدہ بحوث اور کتابیں م

ں رہے کہ ہمیں اس فتوی پر دستخط کرنے والے علماء کرام کے ناموں کا تو علم نہیں، تاکہ یہ کہا جا سکے کہ انہوں نے جواز کے قول سے رجوع کرتے ہوئے ممانعت کا قول اختیار کر لیا ہے .

بر (111841) کے جواب میں بیان ہوا ہے .

واللہ اعلم .

اسلام سوال و جواب

172184